سوال

میں نے ھندو مذہب چھوڑ کر اسلام اختیار کیا ہے اور ایک عیسائی عورت سے شادی شدہ ہوں میرا سوال یہ ہے کہ : کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس عیسائی عورت سے بچے پیدا نہ ہونے دوں، اور خاص کر جبکہ ہمارے درمیان یہ معاہدہ بھی طے نہیں پایا کہ ہم اولاد کو اسلامی طور طریقے پر پرورش کریں گے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

اول :

سب سے پہلے تو ہم سائل کو اللہ تعالی کے اس انعام پر مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے آپ کو دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ تعالی آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کو موت بھی دین اسلام پر ہی آئے ۔

دوم :

ہم سائل کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ وہ اپنی عیسائی بیوی سے بچے پیدا نہ ہونے دے، اس کے دو سبب ہیں :

1- پہلا سبب یہ ہے کہ :

شرعی طور پر کثرت نسل مطلوب ہے، اس کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو، اس لیے کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں کے سامنے فخر کرونگا) سنن ابوداود حدیث نمبر (1754) سنن نسائی حدیث نمبر (3175) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے آداب الزفاف میں اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں آداب الزفاف ص (132)

.

2- بیوی کا کفر پر ہی باقی رہنا ایک ظنی معاملہ ہے قطعی نہیں، ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس پر بھی انعام کرتا ہوا اسے بھی اسلام داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح کہ اس کے خاوند پر دخول اسلام کا انعام کیا ہے، اور پھر بیوی کے مسلمان ہونے کے بعد انہیں ندامت کا سامنا کرے کہ ہم نے اولاد کے بغیر ہی زندگی بسر کردی جس کی تربیت ہم دین اسلام اور اخلاق پر کرتے ۔

تو اس بنا پر ہم سائل کو یہی نصیحت کریں گے کہ وہ بچے پیدا کرنے سے نہ رکے، بلکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بھی یہ کوشش جاری رکھے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی اسے بھی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔

= اور اگر اللہ تعالی آپ پر اولاد کا انعام کرے تو آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ اس کی تربیت دین اسلام پر کریں اور شروع سے ہی انہیں اسلامی اخلاقیات کی تربیت دیں،

اللہ تعالی نے آپ پر واجب کیا ہے ، اوراس معاملہ میں آپ کی کافرہ بیوی کا کوئی دخل نہیں ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اے ایمان والو اپنے آپ اوراپنے اہل وعیال کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اورپتھر ہیں التحریم (6) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(تم میں سے ہرایک حاکم ہے اوراسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ اور آدمی اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا) صحیح بخاری حدیث نمبر (844) صحیح مسلم حدیث نمبر (3408) ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

6228